قسط (۱۰)   ادارہ

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۴ء

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب' اہل محلہ و گرد و پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی گئی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ' تحقیقی عبارت' علمی لطیفہ' مطلب خیز شعر' ادبی نکتہ' اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کر لیا۔ضروری سمجھا گیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کر سکیں۔تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں............ (مرتب)

حلیہ مبارک حضور اقدس ﷺ منظومہ:

بگفت هست درخشنده روئے نیکو خوئے — تمام تر به جمال و کمال انسانی
برنگ سرخ و سفید و بآب و تاب ملیح — به چهره بدر منیر و کشاده پیشانی
سرش بزرگ و کشیده عنق سیه گیسو — قدش بلند و لنا ور شکم به چسپانی
شطوطها به سپیدش احمر قانی — بسی صفا ست سواد و بیاض چشمش را
دو آبروانش دراز و دقیق و پیوسته — فراق چشم و بانبوه موسی مژگانی
نکرده سرمه و چشمانش سرمه آگین بود — چو تیر راست نمایان مژه بطولانی
دراز بینی و باریک و درمیاں خم دارد — دو استخوان خدش باعذار یکسانی

خدا پناہ دھد در غضب اگر آید　　شود سطبر رگ ابر و چہرہ رصانی
دھن فراخ کہ در عرف عرب ممدوح است　　لبان او ھمہ رنگیں برنگ مرجانی
کلان چو دانہ دُرّ سمین دندانش　　کشادہ گاہ تبسم چو برق تابانی
ھم او قسیم و بسیم و وسیم در خوبی　　ھم او فصیح و بلیغ و بدیع بیانی
پر از وقار نماید اگر خمش ماند　　پر از بھا بہ سخن گر کند درافشانی
ندید چشم ھنر بین چو او بخوش خوئی　　ممیز است بحقیقت اوز بطلانی
شنیدہ ایں ھمہ اوصاف گفت ابو معبد　　بحق کہ اوست بنی قریش القرانی [۱]

(قصیدہ مولوی امین اللہ بہاری ' ماہنامہ برہان ۱۷ تا ۲۴ ' ج ۳۱)　　(۶ تا ۹ جون)

دعائیہ اشعار:

الھیٰ عبدک العاصی اتاکا　　مقرا باالذنوب وقد دعاکا
فان تغفر فانت بذاک اھل　　وان تطرد فمن یرحم سواکا [۲]

عظیم مسلمان مصنفین: ابن کثیرؒ نے حضرت آدم علیہ السلام سے شروع کر کے اپنے زمانے تک کے وقائع بارہ جلدوں میں محدثانہ طرز پر قلمبند کیئے۔ امام محمدؒ نے قید خانے کے کنوئیں میں محبوس رہ کر نیچے سے اوپر سننے والے شاگردوں کو فقہ کی املا کراتے ہوئے تیس جلدوں میں مبسوط کتاب لکھوائی۔ ابن جریر طبری نے قرآن کی تفسیر ۸۰ جلدوں میں تالیف کی۔ ابن جریرؒ کی وفات کے بعد لکھائی کی روشنائی کا حساب کیا گیا تو ایک ہزار رطل کتابت علوم وتصنیف میں

---

۱ اس نے کہا کہ وہ روشن اور درخشاں چہرے والے اور نیک سیرت تھے اور انسانی جمال و کمال کی تمام تر خوبیوں سے آراستہ تھے۔ آپ کا رنگ مبارک سرخ وسفید تھا۔ اور اس میں ملاحت عیاں تھی۔ جبکہ آپ کی پیشانی کشادہ اور رخ روشن چودھویں کے چاند کی طرح دمکتا تھا۔ آپ کا سر مبارک موٹا گردن مبارک کشیدہ وخمیدہ اور کالی زلفوں کے حامل تھے۔ دراز قد شکم مبارک لپٹا ہوا تھا۔ آپ کی آنکھوں کی سیاہی بالکل واضح اور سفیدی بھی مکمل ظاہر تھی۔ اور ان کا رنگ سرخی مائل تھا۔ آپ کے ابرو باہم متصل اور دراز تھے' موئے مژگان یعنی پلکیں گھنی اور تیر کی طرح طویل تھیں۔ یعنی سرمہ لگاتے آپ کی آنکھیں سرمہ گیں تھیں۔ ناک اور بینی مبارک دراز تھی اور خمدار تھی یعنی ناک کا بانسہ اٹھا ہوا تھا۔ اور رخسار مبارک بھرے ہوئے تھے۔ آپ کی حالت غصہ سے اللہ کی پناہ۔ غصے کی حالت میں ابرو کی درمیانی جگہ متحرک ہوتی تھی۔ آپ کا دہن اور منہ مبارک فراخ اور کشادہ تھی جو کہ عربوں کے نزدیک ممدوح ہے اور ہونٹ مبارک سرخ اور مرجانی رنگ والے تھے۔ دانت موتی کی طرح چمکدار کھلے اور کشادہ تھے۔ وہ قسیم وسیم اور وسیم بھی تھا خوبی میں اور فصیح وبلیغ اور بے شان بدیع بھی تھا

۲ الٰہی تیرا گنہگار بندہ تیرے در پر اپنے گناہوں کے اعتراف کے ساتھ مانگنے آیا ہے۔ اگر آپ بخش دیں تو آپ ہی اس کے سزاوار ہیں اور اگر دھتکار دیں تو آپ کے سوا کون ہے جو رحم کرے گا۔

صرف ہوئی۔ یعقوب ابن شیبہ بصریؒ نے اپنی مسند تصنیف کرنے کے وقت ۲۰۰ جلدوں میں تکمیل کا اندازہ کیا۔ چالیس کاتب آپ کی تصنیف کی صرف کتابت کرتے تھے۔ علامہ سیوطیؒ نے اپنی تصانیف کی فہرست شذرات الذہب میں پانچ سو سے زیادہ لکھی۔ ابن تیمیہؒ کی بڑی پرمغز تصانیف پانچ سو سے زیادہ تک پہنچتی ہیں۔

اقوام عالم کی ذہنی خصوصیات: مشرکین کی ذہنیت تنزیہی ہے۔ یہود کی ذہنیت تقلیبی ہے۔ نصاریٰ کی ذہنیت تصویری ہے۔ حنفاء مسلمین کی ذہنیت تحقیقی اور علمی ہے۔ (تعلیمات الاسلام ۔ص ۶۳) (۸۔۱۰ فروری)

عہد یوسفؑ میں مصری بادشاہ: حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں بادشاہ مصر کا نام رّیان بن الولید تھا۔ جو آپؑ کی رہائی اور ظاہری عروج کا سبب بنا۔ (تفسیر عثمانی، ص ۳۱۰) (۱۱ر فروری)

طبقات ابن سعد جیسی قدیم کتاب یورپ کے توسط سے پہنچی:

طبقات ابن سعد جیسی قدیم و مفید کتاب ہمارے ہاتھوں پہلے یورپ کے ذریعے پہنچی۔ اس سلسلے میں مزید تفصیلات کیلئے مولانا شبلی نعمانیؒ کی کتاب سیرت النبی ﷺ کے مقدمہ کو دیکھا جائے۔

نواب صدیق حسن خان: نواب صدیق حسن خان مرحوم ہند کے اُن علماء میں سے ہیں جن کی کتابیں ہند کے علاوہ مصر اور قسطنطنیہ میں بھی طبع ہوئیں ہیں۔ اسلامی علوم میں شاید ہی کوئی فن ہو جس میں نواب صاحب کی کتاب نہ ہو۔ انکی کل تصنیفات و تالیفات ۲۲۲ ہیں۔ تفصیلات کیلئے تذکرہ علماء ہند، نیل الاوطار، تراجم علمائے حدیث ہند اور ماثر صدیقی کی طرف رجوع کی جائے۔

پشتو زبان کی ابتداء اور ہزار سال پرانا ٹپہ:

پشتو زبان تین ہزار سال قبل مسیح وجود میں آئی۔ پشتو کا ایک ہزار سال پرانا ٹپہ جو سلطان محمود غزنوی کے زمانے میں کہا گیا۔ سلطان کے لشکر میں ایک پٹھان سردار ملک خالو ایک شخص تھا، ایک عورت نے جب غزنوی لشکر کو ہندوستان سے واپسی پر دیکھا تو خوشی کی حالت میں کہا:

چه دَ خالو لخکرے راغلے زه به گومل ته دَخپل یار دیدن له زمه

پشتو زبان کے ٹپوں کے نام یہ ہیں: تیراہی۔ پیخورئی۔ گرسیری، قندہاری، وزیری۔

پشتو شعر میں وطن دشمن کی مذمت:

سوک چه دَ خپل وطن دخمن دے تل شرمنده به په دنیا آخرت وینه (۱۱جون تا ۱۳جون)

انجام کار زوال:

پھولوں کی حیات رنگین کا ہر چند مجھے انکار نہیں دیکھا ہے مگر یہ بھی میں نے انجام وہی پامالی ہے